شذرات

حافظ محمد ابراہیم فانی

بھارت میں بی جے پی حکومت اور پاکستانی حکمرانوں کی ذمہ داری

ہمسایہ ملک بھارت میں عام انتخابات کے انعقاد کے بعد جو نتیجہ نکلا ۔ وہ سیاسی مبصرین کے تبصروں عالمی دانشوروں کی آراء اور بھارت کے اندرونی حالات کے تناظر میں انتخابات سے قبل لگائے گئے تخمینوں کے عین مطابق ہی نکلا ، اور کوئی بھی پارٹی واضح اکثریت تو کجا سادہ اکثریت بھی حاصل نہ کر سکی ۔ جس سے حکومت کی باسانی تشکیل ہو سکتی ۔ اس پس منظر میں تمام دنیا کی نظریں بھارت میں تشکیل حکومت اور انتقال اقتدار کی طرف مرکوز رہیں ۔ بالآخر کافی جوڑ توڑ اور کھینچاتانی کے بعد انتہاپسند متعصب ہندو جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی کے مسٹر واجپائی کو حکومت مل گئی ۔ انتخابات میں بی جے پی کے انتہاپسندانہ بیانات اور اس کے منشور کے متنازعہ مندرجات سے بھارت میں آباد تمام اقلیتوں اور پھر بالخصوص وہاں کے ۲۵ کروڑ مسلمانوں میں ایک ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی تھی ۔ کیونکہ بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر اور یکساں سول کوڈ جیسے زہریلے اور خطرناک منصوبوں سے مسلمانوں کے دلوں میں ارتعاش کا پیدا ہونا ایک فطری اور قدرتی امر تھا اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ایٹمی اور میزائل پروگراموں کو جاری رکھنے کے بارے میں دو ٹوک اعلان بھی کیا تھا ، کہ ہم اپنا ایٹمی اور ہتھیاروں میں توسیعی پروگراموں کو جاری رکھیں گے ۔ جس پر ہمارا ملک پاکستان بجا طور احتجاج میں حق بجانب ہے کیونکہ بھارت اور پاکستان اس علاقے اور خطے میں ایک دوسرے کے سب سے بڑے حریف ہیں ۔ اب تو مسٹر باجپائی کو حکومت ملی ہے لیکن جس انداز سے حکومت کی تشکیل عمل میں لائی گئی ہے وہ بھان متی کے کنبہ کا مصداق ہے ۔ اور باجپائی کے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے دو دن بعد ہی اس میں اختلافات کے آثار نمایاں ہونے شروع ہوئے ہیں یہ بات تو تمام دنیا پر آشکارا اور واضح ہے کہ بابری مسجد کی شہادت میں بی جے پی اور اس کے رہنماؤں کا بنیادی مکروہ و مذموم کردار رہا ہے اور اس کے انہدام کے بعد اس کی جگہ

پر رام مندر کی تعمیر کیلئے چندہ مہم اور ہندوؤں کو مذہب کے نام پر ابھارنے اور ان کے جذبات کو بھڑکانے میں بھی انہی رہنماؤں نے سردھڑ کی بازی لگائی ہے بلکہ سنا ہے اور اطلاعات بھی یہ ہیں کہ واجپائی نے رام مندر کی تعمیر کیلئے ہندوؤں کے متمول تاجروں سے کافی رقم اور پیسہ اکھٹا کیا ہے اور ایک ارب پتی ہندو تاجر جس کا سونے کا وسیع پیمانے پر کاروبار ہے اس نے سونے کی اینٹیں واجپائی کو رام مندر کی تعمیر کے سلسلہ میں دی ہیں ۔ اسی طرح بی جے پی کا کشمیر کے بارے میں نظریہ بھی " انتہائی جارحانہ اور شدید متعصبانہ " ہے ۔ ان کے نزدیک آزاد کشمیر مقبوضہ کشمیر کا حصہ ہے جبکہ مقبوضہ کشمیر (ان کے ہاں) بھارت کا اٹوٹ انگ اور جزولانیفک ہے ۔ بی جے پی کی اس واضح متعفن ذھنیت سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ اگر ان لوگوں کی حکومت کو ہندوستان میں کچھ عرصہ کیلئے دوام مل گیا تو اس سے برصغیر کے اس تمام خطہ بشمول افغانستان اور ایران میں ایسے حالات پیدا ہوں گے جس سے نہ صرف برصغیر کا امن تہ وبالا ہوگا بلکہ عالمی امن کو بھی اپنی لپیٹ میں لے گا ۔ پھر اس کا مداوا کسی سے بھی نہ ہوسکے گا ۔ بی جے پی کی طرف سے ایٹمی دھماکہ اور ایٹمی میزائل کے پروگرام کو جاری رکھنے کے ببانگ دھل بار بار اعلانات عالمی امن کے بزعم خویش ٹھیکداروں کے منہ پر طمانچہ ہیں ۔ اگر یہ اعلانات کسی اسلامی ملک کی طرف سے کئے جاتے تو آج اقوام متحدہ سلامتی کونسل اور دیگر یہودی صیہونی اور سامراجی اداروں کی طرف سے دھمکیوں کا ایک لاتمناہی سلسلہ شروع ہوجاتا ، لیکن ان واضح اعلانات کے باوجود ان اداروں کی خاموشی اور سرد مہری معنی خیز ہے ۔ ع منصف ہو تو اب حشر بپا کیوں نہیں دیتے

ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں کہ بھارت میں بی جے پی حکومت کمزور ہے یا مضبوط ۔ واجپائی اپنے مذموم ارادوں اور مکروہ خواہشات کو عملی جامہ پہنا سکتا ہیں یا نہیں ۔ اور کیا ملکی حالات بی جے پی کو ان اقدامات کو عملی شکل میں پیش کرنے کی اجازت دیتے ہیں ۔ ہم تو صرف اپنے ناعاقبت اندیش حکمرانوں کی یہ بات گوش گذار کرنا چاہتے ہیں کہ بی جے پی اور مسٹر واجپائی کا جارحانہ انداز اور آپ لوگوں کا معذرت خواہانہ رویہ کسی بھی طور ایک غیور باایمان اور باحمیت قوم کے سپوتوں کی شایان شان نہیں ۔ نواز شریف کا واجپائی کیلئے نیک خواہشات کا اظہار یہاں پر کیا اسکی تک ہے ۔ پھر تجارتی بنیادوں پر دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کی استواری چہ معنی دارد ؟ بھارت را کے ایجنٹوں کے ذریعہ (خفیہ ایجنسیوں کے اطلاعات کے مطابق) پاکستان میں دھماکے کرارہا ہے اور دہشت گردی میں براہ راست ملوث ہے جس کے نتیجہ میں درجنوں بے گناہ مارے جاتے ہیں اور

ہمارے " میاں صاحب " ہندوستانی متعصب حکمرانوں کے ساتھ تعلقات کیلئے پینگیں بڑھا رہے ہیں ۔ کیا یہ اس قرآنی تصریح کی صریح خلاف ورزی نہیں ۔ کہ

" یاایھاالذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المومنین "

ہم تعلقات استوار کرنے کے مخالف نہیں ، لیکن اپنی عزت نفس قومی خودمختاری ملی خود داری اور ایمانی غیرت وحمیت کا سودا کیے بغیر مساویانہ بنیاد پر تعلقات چاہتے ہیں ۔ اور اگر واجپائی سرکار کے ساتھ مسئلہ کشمیر اور دیگر متنازعہ امور پر مذاکرت ہوبھی تو مذاکراتی ٹیم ایسی ہونی چاہئیے جن کو ان متنازعہ مسائل کے فہم کا مکمل ادراک ہو ۔ اور ایسا نہ ہو کہ گجرال حکومت کی ایک وزیر کے ساتھ مذاکرات کے بعد انہوں نے بھارت میں بیان دیا کہ ہم نے کشمیر کے بارے میں بات کی ہے لیکن بھارتی مقبوضہ کشمیر کے بارے میں نہیں ، بلکہ پاکستان میں جو آزاد خطہ ہے اسی کے متعلق ۔ اسی بیان نے حکومت کے دعووں کے غبارے سے ہوا نکال دی ۔ اب بھی جو خط بھارتی وزیراعظم نے بھیجا ہے وہ ان کی روایتی مکاری اور موروثی عیاری کا بین شاہکار اور واضح ترجمان ہے ۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستانی حکمران ملک کے دفاع اور مادر وطن کی حفاظت سے کسی طور پر غفلت کا مظاہرہ نہ کریں اور جس طرح کے اعلانات حکومت کی جانب سے کیے جارہے ہیں اور حکومت کے ایک ترجمان کے بقول پاکستان بھارت کی نئی حکومت کے اعلان (جس میں بھارتی وزیراعظم نے اپنے ایٹمی پروگرام کو جاری رکھنے کا اعلان کیا تھا) کو کسی صورت نظر انداز نہیں کرے گا اور اس کی کسی بھی جارحیت کا مقابلہ کرنے کیلئے اپنے میزائل اور ایٹمی پرورگرام پر نظرثانی کرے گا ۔ حکومت کا یہ فیصلہ بالکل بروقت اور بجا ہے لیکن یہ اعلان صرف اعلان اور زبانی جمع خرچ تک محدود نہیں رہنا چاہئیے بلکہ اس پر کسی دباؤ یا بیرونی بلیک میلنگ قبول کیے بغیر بڑی استقامت اور جرات کے ساتھ عمل کرنا چاہئیے ۔ تاکہ دشمن ہمیں کمزور کرنے کا تصور بھی نہ کرسکے ۔ اگرچہ ہم دشمن سے تعداد میں کم ہیں لیکن الحمدللہ ایمانی حرارت ہمارے سینوں میں ہے اور خدائی نصرت انشاءاللہ ہماری شامل حال ہوگی ۔ " وانتم الاعلون ان کنتم مومنین " (الآیہ)

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آسان نہیں مٹانا نام ونشان ہمارا (ڈاکٹر محمد اقبالؒ)